السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب حاجی عمرہ ادا کرلے۔ پھر اس کے بعد اپنے اقرباء کی زیارت کے لیے حرم سے باہر جانا چاہے تو کیا اس کے لیے طواف وداع لازم ہے یا اس معاملہ میں اسے کچھ کرنا ضروری ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عمرہ کرنے والا جب حرم سے باہر مکہ کے گردو نواح میں جانے کا ارادہ کرے تو اس کے لیے طواف وداع ضروری نہیں اور یہی صورت حاجی کی ہے۔ لیکن جب اپنے گھر والوں یا دوسرے لوگوں کی طرف سفر کا ارادہ کرے تو طواف وداع اس کے لیے جائز ہے۔ لیکن واجب نہیں کیونکہ اس پر کوئی دلیل نہیں۔ کیونکہ جن صحابہ نے اپنے عمرہ سے احرام کھولا اور منیٰ اور عرفات کی طرف نکلے، انہیں طواف وداع کا حکم نہیں دیا گیا تھا۔ لیکن جب حاجی لوگ e اپنے گھر والوں یا دوسرے لوگوں کی طرف مکہ کو چھوڑتے ہوئے سفر کریں تو ان کے لیے طواف وداع ضروری ہے۔ جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

((أُمِرَ النَّاسُ ان یکونَ آخِرُ عَھْدِھم بالبیتِ؛ اَلَّا انَّہ خُفِفَ عنِ الْمَرْاۃ الحَائضِ))

''لوگوں کو حکم دیا گیا کہ ان کا اخیر وقت بیت اللہ پر ہو۔ الا یہ کہ حائضہ عورت کو اس میں گنجائش ہے۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول امر الناس کا مطلب یہ ہے کہ نبی ﷺ نے انہیں حکم دیا تھا۔ اسی لیے ایک دوسری روایت میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((لا ینفِرَنَّ احَدٌ مِنْکُم حَتّٰی یکونَ آخِرُ عَھد بالبَیْتِ))

''تم میں سے کوئی شخص دوڑ نہ جائے تا آنکہ اس کا آخری عہد بیت اللہ کے ساتھ ہو۔''

اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا۔ اس حدیث سے معلوم ہو جاتا ہے کہ حائضہ عورت کے لیے نہ حج میں طواف وداع ہے اور نہ عمروہ میں۔ اسی طرح نفاس والی عورت کا بھی اہل علم کے ہاں ایسا ہی حکم ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ